ایک ہی ہوں ، دوسرا مجھ سا نہیں ، شبدبیدھے[1] تیر مارتا ہوں ، اور میرا حسن جگ میں روشن ہے ، آپ بھی دیکھتے ہی ہیں ۔

یہ چاروں کی بات سن راجا اپنے جی میں چنتا کرنے لگا ، کہ چاروں گن میں برابر ہیں ، کسے کنیا دوں ۔ یہ سوچ کر اس نے بیٹی کے پاس جا چاروں کا گن بیان کیا ، اور کہا میں تجھے کسے دوں ۔ یہ سن کے وہ لاج کی ماری نیچی گردن کر چپ ہو رہی ، اور کچھ جواب نہ دیا ۔

اتنی بات کہہ ، بیتال بولا اے راجا بکرم ! یہ ستری کس کے جوگ ہے ؟ راجا نے کہا جو کپڑا بنا کر بیچتا ہے سو ذات کا شودر ہے ۔ اور جو بھاشا جانتا ہے وہ ذات کا بیس[2] ہے ۔ جو شاستری پڑھا ہے سو براہمن ہے ۔ اور شبد بیدھی اس کا سجاتی[3] ہے ، یہ ستری اس کے لائق ہے ۔ اتنی[4] بات سن بیتال[5] پھر اسی پیڑ پر جا لٹکا ، اور[6] راجا بھی وہاں جا ، اسے باندھ ، کاندھے پر رکھ ، لے چلا ۔

---

۱- آواز کی سیدھ میں ۔
۲- ویش ۔
۳- ہم ذات ۔
۴- بارکر : یہ بات سن ۔
۵- بارکر پھر چلا گیا اور اسی درخت پر ۔
۶- بارکر پھر راجا جا ، اس کو پیڑ سے اتارے کٹھڑی باندھ ، کاندھے پر رکھ ، لے چلے ۔

## آٹھویں کہانی

تب بیتال بولا اے راجا ! متھلاوتی نام ایک نگر ہے ، وہاں کا راجا گنا دھپ ، اس کی سیوا کرنے کو دور دیس سے ایک چرم دیو نام راج پتر آیا ۔ روز اس راجا کے درشن کو جایا کرتا ، لیکن ملاقات نہ ہوتی تھی ، اور جتنا دھن وہ لایا تھا سو برس روز کے عرصے میں سب بیٹھ کر یہاں کھایا ، اور وہاں گھر اس کا ویران ہو گیا ۔ ایک دن کی بات ہے کہ راجا شکار کو سوار ہوا ، اور چرم دیو بھی اس کی سواری کے ساتھ ہولیا ۔ اتفاقاً راجا ایک بن میں جا کر فوج سے جدا ہو گیا ، اور لوگ سواری کے ایک اور جنگل میں بھٹک گئے ، لیکن ایک چرم دیو ہی راجا کے پیچھے تھا ۔ ندان اس نے ہی پکار کر کہا مہاراج ! لوگ سواری کے پیچھے رہ گئے ہیں ، اور میں آپ کے گھوڑے کے ساتھ گھوڑا مارے چلا آتا ہوں ۔ راجا نے یہ سن کے گھوڑے کو روکا کہ اس میں یہ برابر آیا ۔ راجا نے اسے دیکھ کے پوچھا تو کس واسطے اتنا دربل[1] ہو رہا ہے ؟ تب یہ بولا جس سوامی کے پاس رہیے اور وہ ایسا ہو کہ ہزاروں کو پالتا ہو اور اپنی خبر نہ لے ، تو اس میں اس کو کچھ دوش نہیں ، مگر اپنے کرم کا دوش ہے ۔ جیسے دن کو سارا جہان دیکھتا ہے ، مگر الو کو نظر نہیں آتا ، اس میں

---

۱- کمزور ، لاغر ۔

گناہ سورج کا کیا ہے ؟ حیرت ہے مجھ کو کہ جن نے ماں کے پیٹ میں روزی پہچائی تھی ، جب کہ ہم پیدا ہوئے اور دنیا کی غذاؤں کے لائق ، اب وہ خبر نہیں لیتا ، نہیں معلوم کہ سوتا ہے یا مرگیا ، اور اپنے نزدیک مال و دولت چاہنی کسی بڑے آدمی سے کہ دیتے وقت وہ منہ بناوے اور ناک بھوں چڑھاوے ، اس سے زہر ہلاہل کھا کر مر جانا بہتر ہے ۔

اور یہ چھ باتیں آدمی کو ہلکا کرتی ہیں ۔ ایک تو کھوٹے نر کی پریتی ، دوسرے بنا کارن کی ہنسی ، تیسرے ستری سے بیاہ کرنا ، چوتھے اسجن[1] سوامی کی سیوا ، پانچویں گدھے کی سواری ، چھٹے بنا سنسکرت کی بھاشا ۔ اور یہ پانچ چیزیں بدھاتا منش کے کرم میں پیدا ہوتے ہی لکھ دیتا ہے ، ایک تو آربل[2] ، دوسرے کرم[3] ، تیسرے دھن[4] ، چوتھے بدیا[5] ، پانچویں جس[6] ۔ مہاراج ! جب تک آدمی کا پنیہ ادے[7] ہوتا ہے ، سب اس کے داس بنے رہتے ہیں ، اور جب پنیہ گھٹ جاتا ہے تو بندھو[8] بیری ہو جاتے ہیں ۔ پر یہ ایک بات مقرر ہے ، سوامی[9] کی سیوا

---

۱۔ بد اندیش آقا ۔
۲۔ عمر ۔
۳۔ عمل ۔
۴۔ دولت ۔
۵۔ علم ۔
۶۔ عزت ۔
۷۔ نصیبہ بلند ہوتا ہے ۔
۸۔ دوست ۔
۹۔ اچھا آقا ۔



کرنے سے کبھی نہ کبھی پھل مل رہتا ہے ، نرپھل[1] نہیں رہتا ۔ یہ سن راجا نے ان سب باتوں کو غور کر اس وقت کچھ جواب نہ دیا ، پر اس سے یہ کہا کہ مجھے بھوک لگی ہے ، کہیں سے کچھ کھانے کو لا ۔

چرم دیو نے کہا مہاراج ! یہاں ان بھوجن نہ ملے گا ، یہ کہہ ، جنگل میں جا ، ایک ہرن مار ، کھیسے سے چکمک نکال ، آگ سلگا ، گوشت کے بھستکے بھون ، راجا کو خوب سے کھلا ، آپ بھی کھائے ۔ غرض جب راجا کا پیٹ بھر چکا تو اس نے کہا ، اے راج پتر ! اب ہمیں نگر لے چلو کہ راہ مجھے معلوم نہیں ۔ اس نے راجا کو نگر میں لا ، اس کے مندر میں پہنچا دیا ۔ تب راجا نے اس کی چاکری مقرر کر دی ، اور بہت سے اسے بستر آبھوشن[2] دے ، پھر وہ راجا کی سیوا میں حاضر رہنے لگا ۔

غرض ایک دن راجا نے کسی کام کے لیے سمندر کے کنارے اس راج پتر کو بھیجا ۔ وہ جب کنارے پہنچا تو اس نے ایک دیوی کا مندر دیکھا ۔ اس میں جا ، دیوی کی پوجا کی ۔ لیکن جب یہ وہاں سے باہر نکلا ، تو وہیں اس کے پیچھے سے ایک سندر نائکا آ ، اس سے پوچھنے لگی ، اے پرش ! تو کس لیے یہاں آیا ہے ؟ وہ بولا عیش کے لیے آیا ہوں ، اور تیرے روپ کو دیکھ میں مفتون ہوا ہوں ۔

اس نے کہا جو مجھ سے کچھ ارادہ رکھتا ہے تو

---

۱۔ ناکام ۔
۲۔ لباس و زیورات ۔

پہلے کنڈ[1] میں جا کر اشنان کر ، پھر اس کے پیچھے جو تو کہے گا سو میں سنوں گی ۔ یہ سنتے ہی وہ کپڑے اتار ، تالاب میں پیٹھ ، غوطہ مار ، نکل کر دیکھے تو اپنے نگر میں کھڑا ہے ۔ اس اچنبھے کو دیکھ ترنت ترسناک ہو لاچار اپنے گھر جا ، اور کپڑے پہن ، راجا کے پاس آ سب برتانت[2] کہا ۔ راجا نے سنتے ہی کہا ، مجھے بھی یہ اچنبھا دکھا ۔ یہ کہتے ہی سواری منگا ، دونوں سوار ہو کر چلے ۔ کتنے دنوں کے عرصے میں ساگر کے کنارے آئے ۔ اسی دیوی کے مندر میں جا کر پوجا کی ۔ پھر راجا جب باہر نکلا تو وہی ناٸکا ایک سکھی ساتھ لیے راجا کے پاس آن کھڑی ہوئی ، اور راجا کا روپ دیکھ ، موہت ہو ، بولی اے راجا ! جو مجھے آگیا دے سو میں کروں ۔ راجا نے اسے اتر[3] دیا ، جو میرا کہا کرے ، تو میرے سیوک[4] کی ستری ہو ۔ وہ بولی ، میں تیرے روپ کی آدھین[5] ہوئی ہوں ، اس کی جورو کس طرح سے ہوؤں ۔ راجا نے کہا ابھی تو تو نے مجھ سے کہا ، جو تو حکم کرے گا سو میں کروں گی ، اور سجن جس بات کو کہتے ہیں ، اس کا نباہ کرتے ہیں ۔ اپنے بچن کو پال ، میرے سیوک کی جورو ہو ۔ یہ سن کے وہ بولی ، جو آپ نے کہا سو مجھے پرمان[6]

---

۱- تالاب ۔
۲- ماجرا ۔
۳- جواب ۔
۴- خادم ۔
۵- فریفتہ ۔
۶- منظور ۔



ہے ، تب راجا سیوک کا گندھرب بیاہ کر ، دونوں کو ساتھ لے ، اپنے راج دھام میں آیا ۔ اتنی بات کہہ بیتال بولا راجا[1] ! بتاؤ سوامی اور سیوک میں کس کا ست[2] ادھک[3] ہوا ۔

راجا بولا ، سیوک کا ۔ پھر بیتال بولا کہ جس راجا نے ایسی سندری ستری پا ، سیوک کو دی ، تس راجا کا ست ادھک نہ ہوا ؟ تب راجا بیربکرماجیت نے کہا ، جن کا دھرم اپکار[4] کرنا ہے ، تن کے اپکار کرنے میں ادھک کیا ہے ؟ اور جو آپ کا جی ہو پر کاج کرے سو ہی ادھک ہے ، اس کارن سیوک کا ست ادھک ہوا ۔ یہ بات سن ، بیتال اسی ترور[5] پر جا لٹکا ، اور راجا جا ، پھر اسے وہاں سے اتار ، کاندھے پر رکھ ، لے چلا ۔

---

۱- بارکر : اے راجا ۔
۲- نیکی ۔
۳- زیادہ ۔
۴- بخشش ۔
۵- درخت ۔

## نویں کہانی[1]

بیتال بولا اے راجا ! مدن پور نام ایک نگر ہے ، وہاں بیربر نام راجا تھا ، اور اسی دیس میں پرنیہ دت نام ایک بنیا ، کہ اس کی بیٹی کا نام مدن سینا تھا ۔ وہ ایک روز بسنت رتو[2] میں سکھیوں کو ساتھ لیے اپنے باغ میں واسطے سیر و تماشے کے گئی ۔ اتفاقاً اس کے آنے سے پیشتر دھرم دت سیٹھ کا بیٹا سوم دت نام اپنے متر کو ساتھ لیے بن بہار کو آیا تھا ۔ وہاں سے پھرتا ہوا اس باڑی[3] میں آن پہنچا ، اسے دیکھ موہت ہو گیا ، اور اپنے دوست سے کہنے لگا ، بھائی ! وہ کداچت[4] مجھ سے ملے تو میرا جیون سپھل ہو ، اور جو نہ ملے تو اس دنیا میں جینا عبث ہے ۔ یہ اپنے دوست سے باتیں کر ، برہ میں بیاکل[5] ہو ، بے اختیار اس کے پاس جا ، اس کا ہاتھ پکڑ کے کہنے لگا ، جو تو مجھ سے پریت نہ کرے گی تو میں تیرے اوپر اپنا پران[6] دوں گا ۔ وہ بولی ، ایسا مت کیجو ، اس میں پاپ ہو گا ۔ تب ان نے کہا تیرے کرشمے نے میرے دل کو چھیدا ہے ، اور تیری برہ کی

---

۱- بارکر : اس عنوان کی جگہ صفحہ کٹا ہوا ہے ۔
۲- رت ، موسم ۔
۳- باغ ۔
۴- اگر ۔
۵- بیکل ۔
۶- جان ۔





آگ نے میرے شریر کو جلا دیا ، اس پیر[1] سے میری سدھ بدھ سب جاتی رہی ہے ، اور مجھے اس سمے عشق کے غلبے سے دھرم ادھرم کا لحاظ نہیں ہے ۔ پر جو تو مجھے بچن دے تو میرے جی میں جی آوے ۔ وہ بولی آج کے پانچویں دن میری شادی ہوگی تو پہلے میں تجھ سے مل جاؤں گی ، پیچھے اپنے شوہر کے یہاں رہوں گی ۔ یہ بچن دے سوگند کھا ، وہ اپنے گھر کو گئی ، اور یہ اپنے گھر کو آیا ۔

غرض پانچویں دن اس کی شادی ہوئی ، خاوند اس کا بیاہ کر ، اسے اپنے گھر لے آیا ۔ کتنے ایک دنوں کے پیچھے رات کے وقت اس کی دورانی جٹھانی نے زبردستی اسے اس کے پتی کے پاس بھیجا ۔ وہ رنگ محل میں چپ چاپ ایک کونے میں بیٹھ رہی ۔ اس عرصے میں اس کے خصم نے جو دیکھا تو اس کا ہاتھ پکڑ سیج پر بٹھا لیا ۔

غرض ان نے جب چاہا کہ گلے لگاؤں تو اس نے ہاتھ سے جھڑک دیا ، اور جو جو اس ساھوکار بچے سے قول قرار ہوا تھا ، سو سب بیان کیا ۔ یہ سن کے اس کے خاوند نے کہا ، جو سچ اس کے پاس جایا چاہتی ہے تو جا ۔ وہ اپنے سوامی کی آگیا پا ، اس سیٹھ کے ستھان کو چلی ۔ راہ میں چور نے اسے دیکھ ، خوشی ہو ، اس کے پاس آ کر کہا کہ تو دو پہر رات کے سمے اس اندھیرے میں ایسے بستر آبھوشن پہن کے اکیلی کہاں جاتی ہے ؟ وہ بولی ، جس جگہ میرا پریتم پیارا بستا ہے ۔ یہ سن چور نے کہا یہاں تیرا سہایک[2] کون ہے ؟ وہ کہنے لگی دھنش بان لیے مدن میرا سہائے کرنے والا

---

۱- پیڑ ، درد ۔
۲- مدد گار ۔

ساتھ ہے ۔

یہ کہہ پھر چور کے آگے ساری اپنی اول و آخر کی کتھا بیان کر کے کہا ، کہ میرا سنگار بھنگ[1] مت کر ، میں تجھے بچن دیے جاتی ہوں ، وہاں سے جب پھروں گی تب گہنا تیرے حوالے کروں گی ۔ یہ سن کے چور نے اپنے دل میں کہا ، گہنا دینے کا تو مجھے بچن دیے جاتی ہے ، پھر کیوں اس کا سنگار بھنگ کروں ۔ یہ سمجھ کر اسے چھوڑ دیا ، آپ وہاں بیٹھا رہا ، اور یہ وہاں گئی کہ جہاں سوم دت پڑا سوتا تھا ۔ جاتے ہی جو اس نے اسے اچانک جگایا تو وہ گھبرا کر اٹھا ، اور کہنے لگا ، تو دیو کنیا ہے ، کہ رشی کنیا ، یا ناگ کنیا ہے ، سچ کہہ تو کون ہے ؟ اور میرے پاس کہاں سے آئی ہے ؟ وہ بولی ، کہ میں نر کنیا ہوں ، اور ہرنیہ دت سیٹھ کی بیٹی ، مدن سینا میرا نام ہے ، اور تجھے یاد نہیں ، جو اس اپ بن[2] میں تو زبردستی میرا ہاتھ پکڑ کے قسم کو بضد ہوا تھا ، اور میں نے بموجب تیرے کہنے کے یہ سوگند کی تھی ، کہ بواھتاپرش[3] کو تیاگ کر کے تیرے پاس آؤں گی ۔ سو میں آئی ہوں ، جو تیری اچھا میں آوے سو کر ۔ پھر ان نے پوچھا ، کہ یہ تونے برتانت[4] اپنے پتی کے آگے کہا یا نہیں ؟ ان نے اتر دیا ، کہ میں نے تمام احوال کہا ، اور ان نے سب دریافت کرکے مجھے تیرے پاس بدا کیا ۔ سوم دت بولا ، یہ بات ایسے ہے

---

۱- خراب
۲- باغ ۔
۳- خاوند ۔
۴- تفصیل ۔



جیسے بنا بستر کا گہنا ، یا بنا گھی کے بھوجن ، یا بغیر سر کے گانا ، یہ سب ایک سان ہیں ۔

اسی طرح میلے بسن ، تیج کو ہریں[1] ، کھبوجن بل[2] کو ، کھباریا پران[3] کو ، کپت کل کو ہرے[4] ، اور اور کشش خفا ہوتا ہے تو پران کو لیتا ہے ، پر ستری ہت[5] اور اہت[6] میں دونوں طرح سے دکھ دینے والی ہے ۔ ستری جو نہ کرے سو تھوڑا ، کیونکہ جو بات اس کے من میں رہتی ہے ، سو زبان پر نہیں لاتی ، اور جو زبان میں ہے اسے ظاہر نہیں کرتی ، اور جو کرتی ہے سو کہتی نہیں ۔ ستری کو سنسار میں بھگوان نے عجب کوئی پیدا کیا ہے ۔

اتنی بات کہہ اس سیٹھ کے بیٹے نے اسے جواب دیا ، کہ میں پرائی عورت سے علاقہ نہیں رکھتا ۔ یہ سن کے پھر الٹی اپنے گھر کو چلی ۔ راہ میں اس چور سے بھنٹ[7] ہوئی ، اس کے آگے سب برتانت کہا ، چور نے سن کے شاباشی دے چھوڑ دیا ۔ یہ اپنے پتی نکٹ[8] آئی ، اور اس سے تمام احوال بیان کیا ، پر اس کے خاوند نے اسے پیار نہ کیا ، اور کہا

---

۱- گندہ لباس حسن کو خراب کرتا ہے ۔
۲- بری غذا طاقت کو ۔
۳- بدکار عورت زندگی کو ۔
۴- نالائق بیٹا خاندان کو تباہ کرتا ہے ۔
۵- محبت ۔
۶- نفرت ۔
۷- ملاقات ۔
۸- قریب

## دسویں کہانی[1]

بیتال بولا اے راجا ! گوڑ دیس میں بردھان ایک نگر ھے ، اور گن شیکھر نام وھاں کا راجا تھا ۔ اس کا منتری ایک سراوگی ابھے چند نام تھا ، اسی کے سمجھانے سے راجا بھی شراوک دھرم میں آیا ، شو[2] کی پوجا ، بشو[3] کی پوجا ، اور گیو دان ، بھوسی دان ، پنڈ دان ، جوا اور مدار[4] ، ان سب کو منع کیا ، نگر میں کوئی کرنے نہ پاوے ، اور ھاڑ گنگا میں کوئی نہ لے جاوے ۔ اور ان باتوں کی دیوان نے بھی راجا سے آگیا لے ڈونڈی نگر میں بھروادی ، کہ جو

---

۱- بازکر : ” بردھان کے راجا گن شیکھر اور اس کے وزیر ابھے چند کی کہانی جس نے اس کو جین دھرم کا پیرو بنا دیا ۔،،

۲- شو : تمام یگیوں ، راگوں کے مالک ھیں انسانوں اور حیوانوں کو اقبال مندی اور تندرستی بخشتے ھیں ۔ مریضوں کو شفا اور گنہگاروں کو معافی دیتے ھیں ۔ رامائن میں شو کو بڑا دیوتا لکھا ھے ۔ برھماجی اور وشنوجی نے ان کی پرستش کی ۔ شوجی کے پانچ منہ ھیں اور نہایت خوبصورت شکل ھے ۔ ( تفصیل کے لیے دیکھیے ھندو کلاسیکل ڈکشنری )

۳- وشنو : تمام روشنی کا ظہور یا معدن وشنوجی ھیں ۔ وشنوجی انسانی شکل میں شیش ناگ کے بستر پر لیٹے ھوئے پانی پر ادھر ادھر تیرتے رھتے ھیں ۔ ایسی حالت میں ان کا نام ” نارائن ،، ھے ۔ وشنوجی نیلگوں فام خوبصورت جوان ھیں اور ان کے چار بازو ھیں ۔ ان کی بیوی کا نام شری یا لکشمی ھے ۔ سواری کا جانور گرڑ ھے ۔

۴- شراب ۔





کوئل کا سر ھی روپ ھے ، اور ناری کا روپ پتی برت[1] ، اور کروپ[2] منش کا روپ بدیا ، تپسی[3] کا روپ کشما[4] ۔

اتنی کتھا کہہ بیتال بولا کہ اے راجا ! ان تینوں میں سے کس کا ست ادھک[5] ھے ؟ راجا بکرماجیت نے کہا ، چور کا ست ادھک ھے ۔ بیتال نے کہا کس طرح ؟ راجا نے کہا ، پرش پر اس کی اچھا دیکھ سوامی نے چھوڑا ۔ راجا کا ڈر مان سوم دت نے چھوڑا ۔ اور چور کو چھوڑنے کا کچھ کارن نہ تھا ، اس سے چور ھی پردھان ھے ۔ یہ سن بیتال پھر رکھ میں جا لٹکا ، اور راجا بھی وھاں جا اسے درخت سے اتار ، باندھ ، کاندھے پر رکھ پھر لے چلا ۔

---

۱- عصمت ۔

۲- بدصورت ۔

۳- درویش ۔

۴- معاف کرنا ۔

۵- زیادہ ۔